روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۱۹۔امان ۱۳۷۰ہش، ۱۹۔ مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایرانی قوم کا قابلِ تعریف کردار

"مذہبی عقائد سے اختلاف کے باوجود ایرانی قوم اسلام کے معاملے میں منافقت نہیں کرتی۔ اسلام کی سچی عاشق ہے۔ ان کا اسلام کا تصوّر غلط ہو سکتا ہے...... میرے نزدیک، لیکن جان بوجھ کر اسلام سے غداری کرنا یہ ایرانی قوم سے ممکن نہیں ہے اور ان کی تاریخ بھی خدمتِ اسلام کے عظیم کارناموں سے روشن ہے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے، لیکن انہوں نے کوئی دُعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی، اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیّت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو، بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمّت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے، اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفتِ الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۹)

"مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصّہ بھی تو پوری مستعدی اور سچّی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ اُن کو اس لذّت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۳)

بزمِ ادب کے تحت ایک علمی لیکچر

ربوہ: ۱۲ ؍مارچ۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں قائم علمی و ادبی تنظیم "بزم ادب" کے تحت محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے وکیل التعلیم نے "سگمنڈ فرائڈ کا تصوّر مذہب" کے موضوع پر ایک علمی لیکچر دیا۔ شہر کے اہلِ علم حضرات نے شرکت کی جس کے بعد لیکچر کے بارے میں سوال و جواب ہوئے۔

یہ تقریب محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی صدارت میں پونے پانچ بجے شام مجلس انصار اللہ کے ہال میں تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے کی۔ مہمانِ خصوصی کا تعارف مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نے کرایا۔ بعد ازاں محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے اپنا مقالہ پیش کیا جس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخر میں صدر مجلس محترم چوہدری محمد علی صاحب نے فرائڈ اور دیگر ماہرینِ نفسیات کے نظریات کا ذکر فرمایا اور زور دیا کہ یونگ کا مطالعہ کیا جائے۔

آخر میں محترم صوفی صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

مقابلہ مقالہ نویسی اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے اس سال جو مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جا رہا ہے اس کے لئے عنوان درج ذیل مقرر کیا گیا ہے۔
"سیرت حضرت فضل عمر" تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ ابھی سے یہ مقالہ لکھوانے کے لئے اطفال کی مدد کریں۔ یاد رہے کہ مرکز میں مقالے کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵؍ اگست ۱۹۹۱ء ہے

اگر تم اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہ کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

"ہماری کُتب میں ایک واقعہ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے۔ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گذارے اور یہ سلسلہ ۳۰ سال تک چلتا چلا گیا۔ ان تیس سالوں میں مَیں نے دن کی گھڑیوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت میں گذارا اور رات کو بھی اسی کے لئے قیام کیا۔ مَیں نے اس کی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقت میں ڈالا یعنی مَیں بہت ہی کم سویا اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی اور ہر قسم کی ریاضت کی لیکن ان تیس سالوں کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود میرے سامنے آیا اُس نے مجھے کہا اے ابو یزید اللہ تعالیٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی ان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم محض ان عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے فَإِنْ أَرَدْتَ الْوُصُوْلَ إِلَيْهِ۔ اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو فَعَلَيْكَ بِالذِّلَّةِ وَالْاِحْتِقَارِ وَالْاِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ۔ تمہیں اپنے اندر عاجزی، ذلّت، تواضع اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے کی ذہنیت پیدا کرنی چاہئے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے حصول کے لئے بہرحال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہوگا اور دینی اصطلاح کی رُو سے اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کریں گے محض اپنی عبادتوں اور کوششوں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ امان ۱۳۷۰ہش ۱۹ مارچ ۱۹۹۱ء

ذہنی امراض

امراض جسمانی بھی ہوتی ہیں اور ذہنی بھی۔ جسمانی ہوں تو معمولی سے معمولی مرض کو بھی جلد شناخت کر لیا جاتا ہے۔ سر درد ہو تو فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ پیٹ درد ہو تو انسان کراہنے لگتا ہے اور اس طرح امراض کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج کر لیا جاتا ہے۔ اور چونکہ آثار ظاہر دیا ہر ہوتے ہیں اس لئے دوست احباب بھی علاج کی طرف توجہ بھی دلاتے ہیں اور بعض اوقات مشرقی ہمدردی کے پیش نظر نسخے بھی بتانے لگتے ہیں۔

لیکن ذہنی امراض کا جلد پہچاننا ممکن نہیں۔ سوائے اس کے کہ انسان مریض ہو اور وقت بے وقت اول فول بھی بولتا ہو اور پتھر بھی اٹھا کر دوسروں کے سر پر دے مارتا ہو۔ لیکن یہ تو ذہنی مرض کی انتہائی صورت ہوتی ہے۔ مرض کے علاج کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ جلد ہی اس کی تشخیص ہو جائے اور علاج شروع کر دیا جائے۔ لیکن ذہنی امراض میں ایسا بہت کم ہوتا ہے بلکہ ذہنی مرض کا پتہ ہی بہت دیر سے چلتا ہے اور وہ اس لئے کہ بعض اوقات ذہنی مرض والی باتوں کو ہم زیادہ اہمیت نہیں دیتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اگر بچپن سے بچے کی حرکات و سکنات کو زیر نظر رکھا جائے۔ اسے ایسی تنہائی میں نہ جانے دیا جائے جہاں آپ کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کرتا ہے۔ اس کی ہر غیر معقول بات کا نوٹس لیا جائے۔ تو یقیناً اس کو ذہنی مریض بنانے سے بچایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ذہنی مرض کو ذہنی مرض ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اسے چالاکی یا ہشیاری سمجھ لیا جاتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ دوسرے گھروں میں غیر معقول ٹیلیفون کرتے یا انہیں زچ کرتے ہیں۔ بے نام خطوط لکھتے ہیں خطوں میں گالیاں نکالتے ہیں اور پھر اپنا نام بھی نہیں لکھتے اور پتہ بھی نہیں لکھتے۔ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرمایا کرتے تھے کہ بعض ذہنی بیماریاں ایسی ہیں کہ گناہ معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ گناہ نہیں ہوتے بلکہ ذہنی بیماری ہوتی ہے اس کا ذہنی علاج ہونا چاہیئے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ جس طرح جسمانی بیماریوں کی طرف توجہ دیتے ہیں اسی طرح ذہنی بیماریوں کی طرف توجہ دیں۔

کس کو اذنِ سفر ملے، اور کب
کون کب تک یہاں رہے معلوم؟
یوں تو ہر بات ہے عیاں لیکن
ایک پوشیدہ ہے تو ہے مقسوم

ابوالاقبال

"وہ نور نہیں ہے شمعوں میں، وہ سوز نہیں پروانوں میں"
پھر گرمیٔ محفل کیا ہوگی، جب مے ہی نہیں پیمانوں میں

دل پہلو میں گھبراتا ہے کہ وقتِ بہاراں جاتا ہے
کب ساقیٔ مہوش آئے گا کہ دور چلے میخانوں میں؟

چل، ساغر و مینا لے کر ہم آباد کریں ویرانے کو
پھر زلزلہ آنے والا ہے، اس دنیا کے ایوانوں میں

نمرود نے آتش بھڑکائی پھر حسن کے متوالوں کے لئے
یہ دورِ ابراہیمی ہے اِک شور اٹھا میخانوں میں

پُرخار ہیں اُلفت کی راہیں، پر عشق اُنہی کا صادق ہے
جو ننگے پاؤں چلتے ہیں، ان راہوں پر ویرانوں میں

ہم زخمِ جگر بھی کھاتے ہیں، پر صبر کا دامن تھامے ہیں
اے حسنِ ازل! ہو ایک نظر، یہ امجدؔ ہے دیوانوں میں

یعقوب امجدؔ

تحریکِ وقفِ نَو کے متعلق تازہ ہدایات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو تحریک وقفِ نو کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات جاری فرمائی ہیں:۔

(۱)۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے اس تاریخ کے بعد تحریک وقفِ نو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

(۲)۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے:۔

(ا) جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہوگی، ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس وقف میں شامل ہو سکیں گے۔

(ب) یا جن کے والدین نے ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں گے ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے۔

(۳)۔ وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ (۳ اپریل ۱۹۸۷ء – ۳ اپریل ۱۹۹۱ء) میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کی درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

(۴)۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقف اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر انیس عالم

A 'NOBEL' SON OF PAKISTAN

پاکستان کا ایک مایۂ ناز فرزند

۲۹ جنوری کو پاکستان کے سب سے زیادہ مشہور اور قابل احترام فزکس کے سائنسدان عبدالسلام ۶۵ برس کے ہو گئے وہ پہلے پاکستانی ہیں جو سائنسدانوں کی اس فہرست میں شامل ہیں جنہوں نے کائنات کے عمیق در عمیق رازوں کو سمجھنے کی چابیاں عطا کی ہیں۔ جنہوں نے بتایا کہ ہم کون ہیں؟ ہمارے اردگرد اور آسمانوں میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں وہ کس طرح بنی ہیں۔ ان کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ وہ کون سی قوتیں ہیں جو ان بنیادی اکائیوں کو آپس میں متحد کرتی ہیں جو بعد میں اربوں اور کھربوں شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں؟ ایک پھول اور ایک خوبصورت چہرے میں کیا قدر مشترک ہے اور ایک ٹوٹتے ہوئے ستارے اور روشنی کی رفتار سے پیچھے ہٹتی ہوئی کہکشاں میں کیا یکسانیت ہے؟ سلام کا تعلق ان نابغہ روزگار قد آور شخصیتوں سے ہے جن میں برطانیہ کا نیوٹن شامل ہے جس نے ۱۶۸۷ء میں کشش ثقل کا آفاقی قانون دریافت کیا۔ جس میں فرانس کا کولمب شامل ہے جس نے ۱۷۷۰ء میں برقی چارجز کے درمیان قوانین دریافت کئے۔ جس میں جاپان کا یوکاوا شامل ہے جس نے ۱۹۳۵ء میں طاقتور نیوکلیائی قوت کو دریافت کیا۔ اور جس میں اٹلی کا فرمی شامل ہے جس نے کمزور نیوکلیائی قوت دریافت کی۔

بنیادی طاقتوں کی دریافت کے ساتھ ساتھ جو ہماری کائنات کو باہم اکٹھا رکھے ہوئے ہیں ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ بنیادی اکائیوں اور قوتوں کی وہ کیا کیا پیچیدگیاں ہیں جنہوں نے ہماری کائنات کے اجزائے ترکیبی تخلیق کئے اور وہ طاقتیں کم از کم کتنی ہیں؟ ان میں سے سب سے پہلا شخص پھر وہی عظیم نیوٹن آتا ہے جس نے یہ دریافت کیا کہ میکانیات اور کشش ثقل کے وہ قوانین جو ہماری دنیا کو چلاتے ہیں وہی نظریات اور قوانین آسمانوں کی وسعتوں میں بھی کارفرما ہیں۔ اس طرح سے اس نے نظریات کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں جو ارسطو کے وقت سے سن چھ قبل مسیح سے کائنات کے بارے میں قبول عام کا درجہ پائے ہوئے تھے۔ اس کے بعد سکاٹ لینڈ کا وہ عظیم فرزند البرٹ میکس ویل پیدا ہوا جس نے برقی اور مقناطیسی قوتوں کے اتحاد کا نظریہ پیش کر کے برقی مقناطیسی قوانین کو دریافت کیا۔ میکس ویل کے بعد عظیم البرٹ آئن سٹائن آتا ہے جس نے اپنی قیمتی زندگی کے آخری تیس سال ایک متحد نظریہ کی تلاش میں صرف کئے اور ان سب کوششوں کے باوجود اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

تاہم سلام ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے آئن سٹائن کے مقاصد کو حاصل کرنے میں پہلی بار کامیابی سے پیش قدمی کی۔ اور کائنات کی تمام قوتوں کو ایک واحد قوت میں تبدیل کرنے کا نظریہ کامیابی سے پیش کیا۔ عبدالسلام نے چار بنیادی قوتوں میں سے دو کو ایک کرنے کا نظریہ پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ کمزور نیوکلیائی قوت اور برقی مقناطیسی قوت دراصل ایک ہی قوت کے دو مظاہر ہیں اور وہ ایک قوت ہے برقی کمزور قوت ELECTROWEAK FORCE. دو امریکن سائنسدان ماہرین طبیعات سٹیون وائنبرگ اور سنڈی گلیشو علیحدہ علیحدہ طور پر بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے اور اس طرح سے ان تینوں نے ۱۹۷۹ء کا فزکس کا نوبل انعام مشترکہ طور پر حاصل کیا۔

یہ تھا اس شخص کا ایک طویل سفر جو ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو پنجاب کے ایک پسماندہ قصبے جھنگ میں پیدا ہوا۔ اس شخص نے جھنگ کا نام دنیا کے نقشے پر ہی نمایاں نہیں کر دیا بلکہ اس نام کو تاریخ میں بھی محفوظ کر دیا ہے۔ سلام ابتدا ہی سے ایک روشن ستارہ تھے۔ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۶ء تک انہوں نے جو بھی امتحان دیا اس میں انہوں نے چوٹی کی پوزیشن پائی۔ ۱۹۴۶ء میں وہ ایک سکالرشپ پر سینٹ جان کالج کیمبرج میں تعلیم حاصل کرنے آئے۔ اور صرف تین سال کے عرصے میں ریاضی اور فزکس میں دوہری اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے نظریاتی فزکس میں ڈاکٹریٹ کرنی شروع کی۔ پہلے ہی سال انہوں نے بڑی شہرت والا سمتھ پرائز حاصل کیا۔ اس کی وجہ فزکس کے میدان میں ڈاکٹریٹ کرنے سے قبل ہی ان کی غیر معمولی خدمات تھیں۔ یہ اعزاز ان کو کیمبرج یونیورسٹی نے عطا کیا۔ اس کے بعد وہ لاہور واپس آ گئے جہاں پر انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے سربراہ کے طور پر ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک کام کیا۔ ۱۹۵۲ء میں ان کو کیمبرج یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی۔ اس میں ان کا مضمون ری نارملائزیشن تھیوری پر اہم تحقیق تھا۔ آنے والے سالوں میں ان کو دنیا بھر کی ۳۶ یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں عطا کی گئیں۔ ۱۹۵۷ء میں ان کو امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی لندن میں نظریاتی فزکس کا بانی پروفیسر مقرر کیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف ۳۱ برس تھی۔

۱۹۵۰ء کے بعد سے ذراتی فزکس کے میدان میں جو بھی اہم پیش رفت ہوئی عبدالسلام اس میں شامل تھے۔ ۱۹۵۷ء میں ان کو نوبل انعام ملتے ملتے رہ گیا۔ ان کی تحقیق کا موضوع تھا۔ PARITY VIOLATION IN WEAK INTERACTION.

اسی طرح SYMMETRIES کے میدان میں پچاس کی دہائی کے آخر اور ساٹھ کی دہائی کے شروع میں ان کی تحقیق نے ان کو نمایاں شہرت عطا کی۔ پی ایچ ڈی کرنے والے ان کے ایک شاگرد منسٹر نی مان نے ۱۹۶۲ء میں ایلیمنٹری پارٹیکلز میں درست SYMMETRY SCHEME حاصل کرنے میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔

سن ساٹھ کی دہائی کے نصف میں انہوں نے کمزور نیوکلیئر فورس اور برقی مقناطیسی قوت کو متحد کرنے کے نظریہ میں ابتدائی کام کیا۔ جس نے بالآخر انہیں ۱۹۷۹ء میں نوبل انعام کا حقدار بنا دیا۔ سلام فزکس کے میدان میں سب سے زیادہ احترام پانے والے سائنسدانوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ۱۹۵۸ء میں ہاپکنز پرائز حاصل کیا۔ ۱۹۵۸ء ہی میں ایڈمز پرائز حاصل کیا۔ ۱۹۶۱ء میں وہ میکس ویل میڈل اور ایوارڈ حاصل کرنے والے پہلے فرد تھے۔ ۱۹۶۴ء میں ان کو رائل سوسائٹی نے ہیوگز میڈل عطا کیا۔ ۱۹۷۱ء میں ان کو اوپن ہائمر میڈل اور پرائز عطا ہوا۔ ۱۹۷۶ء میں لندن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس نے انہیں گوتھرک میڈل اور پرائز عطا کیا۔ ۱۹۷۹ء میں یونیسکو نے انہیں آئن سٹائن میڈل کا مستحق گردانا۔ ۱۹۸۳ء میں روس کی اکیڈمی آف سائنسز نے انہیں لومن سوف گولڈ میڈل عطا کیا۔ سلام فی الحقیقت ہر سائنس اکیڈمی کے رکن منتخب کئے گئے۔ ان میں پانچوں براعظموں میں واقع ہر ملک کی اکیڈمیاں شامل تھیں جن میں خصوصیت سے امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس، اٹلی، سویڈن، پولینڈ، چیکوسلوواکیہ اور ہندوستان کے ادارے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سلام کو دیگر سائنس دانوں سے جو بات نمایاں طور پر ممتاز کرتی ہے وہ انسانیت سے گہرا لگاؤ ہے۔ اپنے کیریئر کے آغاز سے ہی انہوں نے دنیا کی بہتری کے لئے کام شروع کئے۔ سب سے پہلے انہوں نے ترقی پذیر ملکوں کے سائنسدانوں کی انفرادی مدد کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد انہوں نے ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کے استحکام کی زبردست کوششیں کیں۔ حالیہ برسوں میں انہوں نے عالمی امن اور عالمی تخفیف اسلحہ کے لئے انتھک کام کیا ہے۔

ان کی کوششوں کو زبردست پذیرائی بھی ملی ہے۔ ۱۹۶۸ء میں ان کو ایٹم برائے امن میڈل اور ایوارڈ عطا کیا گیا۔ ۱۹۸۱ء میں ان کو چارلس یونیورسٹی پراگ کی طرف سے امن میڈل عطا کیا گیا۔ ۱۹۸۶ء میں ان کو اٹلی کے ایک فاؤنڈیشن کی طرف سے پریمیو امبرٹو بی این کما تو میڈل اور ایوارڈ دیا گیا۔ وہ عرصہ دراز سے یعنی ۱۹۷۰ء سے سٹاک ہالم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے حامی چلے آ رہے ہیں۔ یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ سلام نے ایوارڈ اور انعامات سے حاصل ہونے والی دولت کو ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کی ترقی کے لئے استعمال ہونے والے فنڈز اور فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے استعمال کیا۔

ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کی ترقی کے لئے سلام نے اٹلی کے مضافاتی شہر ٹریسٹے میں واقع انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے ذریعے لافانی خدمات انجام دی ہیں۔ سلام نے اس مرکز کا آغاز ۱۹۶۴ء میں کیا۔ اس ادارے کے قیام میں انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی، اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو، اور اٹلی کی حکومت نے مدد فراہم کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۶۴ء میں اپنے آغاز سے ہی اس ادارے نے ریسرچ کے لئے ٹریننگ کے انتظامات کئے۔ اس ادارے کے ذریعے اب تک ۴۰ ہزار سائنسدان ریسرچ کی سہولتیں حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں ابتدائی طور پر اس ادارے کا بجٹ محض ساڑھے تین لاکھ ڈالر تھا۔ جبکہ اب یہ مرکز اپنے کاموں پر ۲۰ ملین (۲ کروڑ) ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ ۱۹۹۰ء میں اس ادارے نے دنیا بھر سے ۴ ہزار ریاضی اور فزکس کے سائنسدانوں کو خوش آمدید کہا۔ اسی مرکز کے تحت مختلف موضوعات پر کانفرنسیں سمپوزیم، وسیع سیمینار اور ورکشاپس ہر سال منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں پر فزکس ریاضی کمپیوٹر، اور مائیکرو الیکٹرونکس کے ماہرین سارا سال قیام کر کے تحقیق میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ ادارہ اسی قسم کی سرگرمیاں ترقی پذیر ممالک میں بھی منعقد کرواتا رہتا ہے۔

سلام نے تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز کی بھی بنیاد رکھی۔ جس کا مقصد بنیادی سائنسوں میں تحقیق کو فروغ دینا ہے۔ یہ اکیڈیمی تیسری دنیا کے ممالک سے سائنسدانوں کو بطور فیلو منتخب کرتی ہے ۸۸-۱۹۸۷ء کے سال میں اس کا بجٹ ۴ ملین (۴۰ لاکھ) ڈالر تھا۔

سلام پاکستان میں شروع سے ہی سائنس اور اعلیٰ تعلیم سے منسلک رہے ہیں۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۴ء تک وہ صدر پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر (مشیر اعلیٰ برائے سائنس) رہے۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء تک پاکستان کے خلائی تحقیق کے ادارے سپارکو کے بانی چیئرمین رہے ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۴ء تک پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے رکن رہے۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۵ء تک نیشنل سائنس کونسل کے رکن رہے۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۷ء تک پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے بورڈ کے رکن رہے۔ ۱۹۵۹ء میں ان کو پاکستان کی حکومت کی طرف سے ستارہ پاکستان اور پرائیڈ آف پرفارمنس میڈل دیا گیا۔ ۱۹۷۹ء میں ان کو اعلیٰ ترین سول ایوارڈ نشانِ امتیاز عطا کیا گیا۔ تاہم ۱۹۷۵ء کے بعد سے ان کی خدمات کو حکومت پاکستان نے کچھ زیادہ استعمال نہیں کیا۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کیونکہ دنیا کا کوئی بھی ملک ان جیسے انتہائی قابل احترام شہری کا وجود اپنے لئے باعث فخر خیال کرتا۔ فروری ۱۹۸۸ء میں وہ فیضی میموریل لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے۔

ان کا زبردست جوش و خروش سے استقبال کیا گیا تھا۔ حاضرین نے کائنات کی طبیعات کے بارے میں ان کے خیالات کو گہرے انہماک سے سنا۔ انہوں نے پاکستان اور ترقی پذیر ملکوں میں سائنس کے بارے میں اپنے گراں قدر خیالات کا بھی اظہار کیا۔

ان کے خیال میں ترقی یافتہ ملکوں اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان فرق دولت کا نہیں بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اسے تخلیق کرتے ہیں جبکہ ترقی پذیر ممالک محض اسے استعمال کرنے تک رہ جاتے ہیں سلام کی مثال یہ واضح کرتی ہے کہ تیسری دنیا کو نہ صرف یہ بات سمجھنی چاہیئے بلکہ اس پر پورا زور دینا چاہیئے اور سائنس کو تخلیق کرنے والوں میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پروفیسر سلام اپنی مثال کے ذریعے سے تیسری دنیا کے سائنسدانوں کیلئے مشعل راہ کا کام کرتے رہیں گے۔

(اے خدا تو ایسا ہی کر)

(فرنٹیئر پوسٹ ۱۷۔ فروری ۱۹۹۱ء)

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا سے خاص انعام پا دیں۔"

ذیابیطس میں گلوکوز کی مقدار بڑھنے کی چند اہم وجوہات

○ دواؤں کے استعمال میں بد احتیاطی۔
○ دواؤں کا ناقص ہونا۔ خاص طور پر انسولین کا ناقص ہونا۔
○ خوراک میں بد پرہیزی۔
○ مختلف اقسام کی انفیکشن، فالج اور ہارٹ اٹیک وغیرہ۔

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹوریل بورڈ میں بی۔ اے۔ رفیق چیئرمین بی۔ اے۔ آرچرڈ۔ ایم۔ اے۔ شاہ، ایم۔ اے۔ ساقی، اے۔ ایم راشد، امتہ ال ایم چوہدری۔ اور اس کے جائنٹ ایڈیٹرز بشیر احمد آرچرڈ، منصور احمد شاہ، اسسٹنٹ ایڈیٹر نعیم عثمان میمن اور مینجنگ ایڈیٹر امتہ ال ایم چوہدری۔ ۱۶، گریسن ہال روڈ۔ لندن۔ ایس۔ ڈبلیو۔ ۱۸، ۵، کیو۔ ایل۔ یو۔ کے۔ سے ہر ماہ شائع ہونے والا یہ رسالہ پاک و ہند میں سب سے پرانا مذہبی انگریزی زبان کا رسالہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد پر اس کی اشاعت شروع ہوئی اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ پاک و ہند یا انگلستان سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ آج کل ریویو آف ریلیجنز انگلستان سے شائع ہوتا ہے۔

اس وقت نومبر ۱۹۹۰ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اداریہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ دعوت الی اللہ صحیح معنوں میں اس سعی مسلسل کا نام ہے جو دین حق اپنے ماننے والوں پر فرض کرتا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی آیت ۲۵/۵۲۔ ۲/۱۹۱ اور ۲۲/۴۰،۴۱ اور بخاری کی ایک حدیث بھی پیش کی گئی ہے۔ اس شمارے کا پہلا مضمون پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب کے فکر کا نتیجہ ہے اور اس کا عنوان ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق سائنس دانوں کے خیالات۔ مضمون تفصیلی ہے اور متعدد پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ مذہب اور سائنس کے آپس کے تعلق کو بیان کرنے کے بعد جن تحتی سرخیوں کے ساتھ مضمون لکھا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ عالم کون و مکان کی ابتدا کا مسئلہ۔ عالم کون و مکان ازل سے موجود نہیں ہیں۔ قدرت کی باتوں میں حکمت کا ظہور۔ سائنس کے ذریعے عرفان الٰہی کا حصول۔ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود اپنے خالق ہونے کا بیان کرتا ہے۔

اس مضمون میں جا بجا ضروری حوالے درج کئے گئے ہیں۔ یہ حوالے قرآن مجید سے بھی لئے گئے ہیں اور احادیث سے بھی اور اس کے علاوہ متعدد سائنس دانوں کی تحریروں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مضمون ہر جہت سے مکمل نظر آتا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور محظوظ بھی ہوں گے۔

اس مضمون کے بعد شکیل احمد منیر کا مضمون ہے جو کسی ٹی۔ وی پروگرام (آسٹریلیا) سے تعلق رکھتا ہے۔ ٹی۔ وی۔ پروگرام کا نام تھا "پہلا پتھر کون مارے گا" اور اسی پروگرام کا عمومی نام "THE CUTTING EDGE" ہے۔

مختلف مذاہب حقوق نسواں کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک عیسائی اور ایک ہندو کے نظریات کا اظہار کرنے کے بعد اسلامی نظریہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

عطا المجیب صاحب راشد نے مرنے کے بعد کی زندگی پر ایک مختصر مگر جامع مضمون تحریر کیا ہے۔ آج سے ۸۰ سال پہلے کے ریویو آف ریلیجنز کا ایک ورق بھی شامل اشاعت ہے۔ یہ ورق نومبر ۱۹۱۰ء کے ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا تھا۔

اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مضمون کا ایک حصہ دیا گیا ہے جو دعا کے متعلق ہے اور جس کے تحریر کرنے کا باعث سر سید احمد خان کے دعا کے متعلق تصورات اور تاثرات تھے۔

شیخ عبد القادر صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے سے قبل ہندوستان آنے یا نہ آنے کے متعلق مضمون تحریر کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز مختلف مذاہب کے موازنے کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے صفحات ہر مذہب کے اس پیروکار کے لئے کھلے ہیں جو سنجیدگی کے ساتھ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا بھی اعتراف کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ پرچہ ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ ٹائٹل دیدہ زیب اور متن نہایت خوبصورت سفید کاغذ پر۔ احمدیہ جماعت کے رقیم پریس اسلام آباد شیپ ہیچ لین۔ ٹلفورڈ۔ سرے۔ میں اس کی طباعت کی جاتی ہے۔

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

کویت کی تعمیر نو

سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اب جب کہ کویت پر سے عراق کا قبضہ ختم ہو گیا ہے۔ اور ان کے اصل حکمران واپس آرہے ہیں (اس خاندان کے کچھ لوگ واپس آئے ہیں اور کچھ ابھی کویت سے باہر اس انتظار میں ہیں کہ کب فضا پوری طرح درست ہو اور وہ واپس جائیں) جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے وہاں فی الحال مارشل لاء بھی لگا ہوا ہے اور 1985ء میں جس پارلیمنٹ کو برطرف کیا گیا تھا اس کا حزب اختلاف جلد از جلد جمہوریت لانے کی بھی کوشش کر رہا ہے۔ کویتی اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے فلسطینی جنہوں نے عراقی قبضے کے دوران کسی نہ کسی رنگ میں عراق کی حمایت کی تھی۔ انہیں ملک بدر کر دیا جائے۔ بلکہ بعض تجزیہ نگاروں کا تو یہ بھی خیال ہے کہ اب کویتی جی بھر کر فلسطینیوں سے انتقام لینے کے مواقع ڈھونڈ رہے ہیں۔ اگرچہ بعض حلقے اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اب کویت کو ایسے خطوط پر تعمیر کیا جائے گا۔ کہ اختلاف رائے بھی برداشت کیا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ سیاسی آزادی بھی دی جا سکے اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ حفاظتی تدابیر میں کوئی خلاء نہ رہ جائے۔ گزشتہ دنوں جدہ سعودی عرب میں کویت کے 35 سرکردہ شہریوں کو بلا کر اس بات پر گفت و شنید کی گئی کہ کویت کی امارت کو اب کس طرح چلایا جانا چاہئیے۔ یہ 35 افراد جو بلائے گئے تھے ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو جلد از جلد جمہوریت کا عمل جاری کرنے کے حق میں ہیں۔ ان کا ہمیشہ سے یہ ادعا رہا ہے کہ کویت کی پارلیمنٹ جو 1985ء - 1986ء میں برطرف کر دی گئی تھی اسے بحال کیا جانا چاہئیے۔ اگرچہ کویتی امارت اس بات کے حق میں تو نہیں ہے۔ کہ وہی پارلیمنٹ بحال کی جائے۔ لیکن اس بات کے وعدے ضرور دئیے گئے ہیں کہ عنقریب نئے انتخابات کروائے جائیں گے۔ کراؤن پرنس جو وزیراعظم بھی ہیں نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ پارلیمنٹ کے لئے نئے انتخابات میں کسی قسم کی تاخیر نہیں کی جائے گی۔ جمہوریت کے دلدادہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مارشل لاء کے ساتھ ساتھ ایک ایسی حکومت بھی تشکیل دی جانی چاہئیے جو سیاسی شخصیتوں پر مشتمل ہو اور سیاسی حالات پر اسے کنٹرول حاصل ہو۔

اب عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جن حالات میں سے کویت گذرا ہے ان کے پیش نظر کویت کے امیر ایسے لوگوں کو بھی حکومت میں شامل کرنا چاہیں گے جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں۔ لیکن حزب اختلاف کے بعض افراد نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ بات قابل قبول نہ ہوگی۔ جو بات پوری طرح قابل قبول ہے وہ یہ ہے کہ انتخابات کروائے جائیں اور جو پارٹی انتخاب جیتے حکومت اس کے سپرد کی جائے۔ اگرچہ آغاز میں تو جلد انتخابات کروانے سے گریز کا پہلو نکلتا تھا لیکن اب وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد انتخابات کروائیں گے۔ اس بات کا بھی عندیہ دیا گیا ہے۔ کہ شائد مارشل لاء کو تین ماہ سے زیادہ عرصے کے لئے جاری رکھنا پڑے۔ اسی ماہ کے دوران انگلستان میں حزب اختلاف کے تقریباً 70 افراد انتخابات پر زور دینے کے لئے ایک میٹنگ بلائیں گے۔ بعض کویتیوں کا یہ خیال ہے کہ 2 اگست کو عراقی حملہ اور کویت پر قبضہ کویت کے سربراہ خاندان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ بغداد کے ساتھ جو گفت و شنید کی جا رہی تھی۔ اس میں بعض ایسی غلطیاں ہوئیں جنہوں نے بغداد کو کویت پر حملے کے لئے اکسایا۔ مبصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ کویتی نہیں چاہتے کہ صباح فیملی واپس آکر لوگوں کو بتائے کہ ملک کو کس طرح چلایا جانا چاہئیے۔ کویتی نیوز ایجنسی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ بیرون ملک سے ٹیکنیشن اور اسی طرح دیگر کام کرنے والے عمارتوں کی تعمیر کے لئے کویت پہنچ چکے ہیں اور خوراک اور دوائیاں بھی کویت کو موصول ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ایک بہت بڑا مسئلہ فلسطینیوں کا ہے۔ ان میں سے اکثر نے اپنی تقریباً ساری زندگی کویت میں گذاری ہے۔ اگر اب انہیں شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جائے۔ اور ان سے انتقام لیا جائے یا انہیں ملک بدر کر دیا جائے تو یہ بات فلسطینیوں کو کسی طرح قبول نہیں ہوگی۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی کہ اکثر فلسطینیوں کو کویتیوں کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے ملک کے لئے جان دیتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ صحافیوں نے اس سلسلے میں جو مضامین لکھے ہیں۔ ان میں اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں جو قدم بھی اٹھایا جائے نہایت احتیاط کے ساتھ اٹھایا جانا چاہئیے۔

کویت

(پس منظر)

کویت پہلے ایک چھوٹی سی بندرگاہ تھا۔ جہاں سے موتیوں اور غلاموں کی تجارت کی جاتی تھی۔ آج کی الصباح فیملی گذشتہ 300 سال سے اس علاقے پر کسی نہ کسی رنگ میں حکمران رہی ہے۔ اور اب یہ خاندان دنیا کا سب سے امیر خاندان گردانا جاتا ہے کہتے ہیں کہ اس خاندان کے افراد کی تعداد 2000 کے لگ بھگ ہے اگرچہ صحیح طور پر تو نہیں بتایا جا سکتا کہ اس پرانی فیملی کے کون کون افراد ہیں اور اس وقت کہاں کہاں موجود ہیں۔ لیکن بہرحال اندازہ یہ ہے کہ 2000 افراد اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو آگے لانے سے گریز کرتا ہے۔ نہ وہ بڑی بڑی دعوتوں کے قائل ہیں اور نہ تصاویر کھنچوا کر اپنی تشہیر کے خواہاں۔ ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ پس منظر میں رہیں۔ اگرچہ کویت میں صرف یہی ایک خاندان امیر نہیں ہے۔ دیگر کئی امیر خاندان بھی موجود ہیں۔ اور ان کا بھی سیاسی معاملات میں عمل دخل ہے۔ لیکن جہاں تک حکمرانی کا تعلق ہے وہ اسی خاندان کو حاصل ہے۔ یہ اپنے آپ کو شاہی خاندان کہلانا پسند تو نہیں کرتے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اکثر عہدے اسی خاندان کے افراد کے پاس ہیں اور اسی طرح یہ خاصا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ کویت میں اس خاندان نے ایک فلاحی ریاست قائم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن جہاں تک تیل کی آمد اور بیرونی سرمایہ کاری کا تعلق ہے وہ تقریباً ساری کی ساری اسی خاندان کے ہاتھ میں ہے۔ شیخ جابر احمد الصباح جو کویت کے سربراہ ہیں۔ ایک شیخ احمد کے بیٹے ہیں جنہوں نے 1921ء سے 1950ء تک حکومت کی تھی۔ ان کی عمر اب 65 سال ہے اور وہ اپنے آپ کو قطعی طور پر پس منظر میں رکھتے ہیں حتی کہ کویت پر عراق کے قبضے کے بعد جب وہ سعودی عرب پہنچے تو اس کے بعد بھی وہ زیادہ سامنے نہیں آئے شیخ جابر نے پورے طور پر مذہبی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ انگریزی بولتے تو ہیں لیکن کم کم۔ اور اپنے ملک سے باہر کا سفر تو تقریباً نہ کرنے کے برابر ہے ان کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ لوگوں سے دور رہتے ہیں بڑے محنتی ہیں اور ان کی زیادہ دلچسپی مالیات میں ہے۔ وہ سب سے پہلے 1962ء میں وزیر مال بنے اور وزیر مال ہوتے ہوئے نائب وزیراعظم بھی مقرر کئے گئے۔ دو سال بعد وہ وزیر تجارت بنے اور 1966ء میں وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہوئے 1977ء میں وہ کویت کے امیر بنے۔ شیخ جابر کی گذشتہ 30 سال سے تین بیویاں ہیں اور 40 ان سے بچے ہیں۔ کراؤن پرنس شیخ سعد العبد اللہ سالم الصباح جو ان کے چچا زاد بھائی ہیں وزیراعظم ہیں انہوں نے سینڈہرسٹ میں تعلیم حاصل کی تھی اور اس سے پہلے وہ وزیر دفاع تھے۔ جہاں تک امور خارجہ کا تعلق ہے۔ وہ ان کے سوتیلے بھائی شیخ صباح الاحمد کی ذمہ داری ہے۔ شیخ جابر کا برطانیہ سے کوئی خاص رابطہ نہیں ہے جہاں تک برطانیہ اور کویت کا تعلق ہے اس کا آغاز 1889ء میں ہوا جب کہ ایک غیر معروف برطانوی جو کویت میں رہائش پذیر تھا۔ نے شیخ کویت سے ایک معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کے مطابق 15000 روپیہ سالانہ دے کر شیخ نے اپنے آپ کو اس بات پر مجبور کر لیا کہ وہ اپنے ملک کا کوئی حصہ کسی غیر ملکی طاقت کو نہیں دیں گے اور کسی غیر ملکی نمائندے کو برطانوی حکومت کی اجازت کے بغیر اپنے ملک میں داخل نہیں ہونے دیں گے اسی وقت سے یہ بات شروع ہوئی کہ کویت بار بار برطانیہ کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے کہ اسے اس کے ہمسایہ ملکوں سے بچایا جائے۔ جنگ عظیم اول کے آغاز میں برطانیہ اور دولت عثمانیہ کا آپس میں جھگڑا تھا اور دولت عثمانیہ اس وقت اس علاقے پر بھی حکمران تھی جسے اب عراق کہا جاتا ہے۔ اور برطانیہ نے کویت کی حفاظت اور اس کی سالمیت کے لئے یہ وعدہ کر لیا کہ کویت برطانیہ کی دولت عثمانیہ کے خلاف مدد کرے۔ اس وقت شیخ مبارک کویت کے سربراہ تھے۔ اپنے آپ کو ترکی رعایا میں شمار کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے دو سوتیلے بھائیوں کو 1896ء میں قتل کرنے کے بعد سلطنت عثمانیہ سے اپیل کی کہ وہ اسے گورنر بنائے اور اس حالت میں ان کا عہدہ پاشا کا ہونا چاہئیے۔ شیخ مبارک کے بعد ان کے جانشین نے برطانیہ سے کئے گئے معاہدے کی پابندی کو پس پشت ڈال دیا۔

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

ممنونیت اور مصمم ارادہ

مکرم اظہر محمود ناصر صاحب لاہور لکھتے ہیں :۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

اُمید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ خاکسار کے ہیڈ مرالہ و ہیڈ بلوکی کے مضمون کی بابت پہلے فیصل آباد سے عظمت صاحب اور اب محترم قاضی اکبر صاحب کی وضاحتیں پڑھنے کا موقع ملا۔ خاکسار ان دونوں احباب کا دلی طور پر ممنون ہے کہ نہ صرف انہوں نے میرے مضمون کو اتنے غور سے پڑھا بلکہ اس کا تنقیدی نگاہ سے مکمّل جائزہ لیا اور جہاں جہاں غلطیاں تھیں درست کروا دیں۔

اس موقع پر خاکسار صرف یہ عرض کرے گا کہ ہر جگہ پہلا قدم ہی مشکل ہوتا ہے اور جو شخص اس پہلے قدم کو احسن انداز میں رکھ لے تو پھر آگے اس کے لئے آسانیاں ہی ہوتی ہیں چنانچہ میں نہ صرف ان غلطیوں کا اقرار کرتا ہوں بلکہ آئندہ ایسے کسی بھی تحقیقی مضمون کی مکمل چھان بین ضروری سمجھوں گا۔

اس سارے مضمون میں خاکسار کی بڑی غلطی صرف ہیڈ بلوکی کے مقام سے نکلنے والی لوئر باری دواب کو اپر باری دواب کا نام دینا ہے۔ یہ میرے علم میں تھی کہ اس نہر کا نام لوئر باری دواب ہے اور یہ ہمارے اوکاڑہ شہر کے بالکل پاس سے گذرتی ہے۔ مگر مضمون لکھتے وقت نجانے کیوں لوئر کی جگہ اپر لکھا گیا۔ باقی سمتوں کی غلطیاں، فاصلوں کی غلطیاں اور اسی طرح اپر چناب کے روٹ کی غلطی۔ اس میں میرا قصور صرف اتنا ہے کہ میں نے وہاں پر موجود ڈیوٹی دینے والے شخص سے باتوں باتوں میں ان معلومات کو حاصل کیا تھا اور جمّوں کی محترم قاضی صاحب بات کرتے ہیں کہ مرالہ سے خاصے فاصلہ پر واقع ہے تو کاش میرے پاس ایسا نظام ہوتا کہ میں ویڈیو کے ذریعے آپ کو اس شخص کے اشارے اور فاصلہ اور سمت کے متعلق فلم دکھا سکتا جو وہاں مرالہ پر موجود اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا کہ جناب یہ ادھر سامنے جمّوں ہے اور دریائے توی (TAVI) اور دریائے چناب پر آپ کے سامنے دو مختلف اطراف سے آکر مل رہے ہیں اور یوں آگے جب ان کی ایک شکل بن جاتی ہے تو پھر ہیڈ تعمیر کیا گیا ہے۔

اصل میں ساتویں جماعت میں ایک محاورہ پڑھا تھا کہ اوکھلی میں سر دیا تو موسلیوں کا کیا ڈر، تو خاکسار نے تو خالصتہً حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر کہ نئے لکھنے والے سامنے آئیں لبیک کہتے ہوئے اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کر اوکھلی میں سر دیا ہے اس لئے موسلیوں سے ڈر کر اب میں کہاں جاؤں۔ مجھے تو جو معلومات جیسے وہاں سے ملیں سو میں نے ایک ہلکے پھلکے مضمون کی شکل میں الفضل میں بھجوا دیں۔

اب میرے پاس آگئے "پاکستان ترقی کی راہ پر" کے نام اتفاق فونڈری اور ملّت ٹریکٹر کی کارکردگی پر مضمون تیار پڑا ہے جو کہ میں نے وہاں دورہ کرنے کے بعد لکھا ہے۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے وہاں سے جو معلومات ملی ہیں وہ صحیح بھی ہیں یا نہیں۔ اور میں اسی کشمکش میں پڑا ہوا ہوں کہ اس مضمون کو الفضل کے لئے بھجواؤں یا نہیں۔ اسی طرح ہیڈ مرالہ والے مضمون کے آخر میں میں نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ نیاد پر مضمون لکھوں گا وہ بھی تیار پڑا ہے مگر مجھے اسے سپرد ڈاک کرتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے اب میں خاکسار نے THE NATIONS ENGINEERING EDUCATION IN PAKISTAN پر مضمون لکھ کر بھجوایا ہے مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ اس کے چھپنے پر بھی مجھے خاصی ایسی باتیں سننا پڑیں گی کیونکہ میں نے اس میں موجودہ انجنیئرنگ کے نظام تعلیم کا رونا رویا ہے اب اگر کوئی صاحب ۶۰، ۷۰ کی دہائی کے انجنیئر بنے ہوئے ہیں تو وہ تو قطعاً میرے مضمون میں بیان کردہ حقیقتوں کو قبول نہیں کر بن گے کہ یونیورسٹی کی پڑھائی کا کیا معیار تھا اور کیا رہ گیا ہے خیر اللہ کرے میرے اندر وہی جذبہ پھر اُبھرے اور میں دوبارہ حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ تحقیقی مضمون لکھوں بلکہ متعلقہ معلومات لازماً کسی تجربہ کار دوست سے کنفرم کروا لوں باقی آخر میں بات ہے پانی کا بہت بڑا دشمن بننے کی تو اصل میں واقعی سول انجنیئرنگ کے طلباء کے لئے پانی کا تعارف دشمن کی حیثیت سے کروایا جاتا ہے کیونکہ جتنا زیادہ نقصان پانی پہنچاتا ہے اتنا کوئی اور چیز یہ کام نہیں کرتی باقی رہی بات انجنیئرنگ کے شاہکاروں کی تو واقعی سول انجنیئرنگ اتنی ترقی کر گئی ہے کہ اس نے اپنے اس بہت بڑے دشمن پر بڑے ہی احسن رنگ میں قابو پا لیا ہے۔ اور یہ ممکن بھی اس لئے ہوا کہ جتنا بڑا کوئی دشمن ہو، اتنا ہی اس کے سدّباب کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بہر کیف مجھے اگر کہیں تو میں اس دشمن پر اٹھارہ ۱۸ بیس ۲۰ صفحوں کا مضمون جو میری اب تک کی تین سالہ تعلیم کا نچوڑ ہوگا لکھنے کے لئے تیار ہوں اور محض اللہ کے فضل سے مجھے یقین ہے کہ محترم قاضی صاحب میرے اُس مکمّل مضمون کو (اگر الفضل کے مدیر مجھ پر دوبارہ کبھی مہربان ہوئے) پڑھ کر یقیناً یہ کہیں گے کہ واقعی یہ دشمن تو بہت بڑا ہے مگر کائنات کے خالق نے اس کو قابو میں رکھنے کے لئے انسان کو جو ذہن عطا فرمایا ہے انسان نے یقیناً اس کا بہت اچھا استعمال کیا ہے۔ اس موقع پر صرف ایک بات کہوں گا کہ سیلاب کے موقع پر جو تباہ کاری ہوتی ہے اس میں زیادہ نقصان ان گھروں یا عمارتوں کو پہنچتا ہے جو مستری کے ہاتھ کی بنی ہوتی ہیں ورنہ جہاں ایک سول انجنیئر کا ہاتھ لگا ہو وہاں پانی بہت کم نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ ایک مستری پانی کو دشمن نہیں مانتا۔ مگر ایک سول انجنیئر اپنا سٹرکچر ڈیزائن کرتے وقت پانی جیسے بڑے دشمن کو مدّ نظر رکھتا ہے۔

باقی آخر میں خاکسار دوبارہ قاضی اکبر صاحب اور عظمت حسین صاحب کا ممنون ہے اور نیز مدیر الفضل سے یہ وضاحت ضرور طلب کرے گا کہ آیا آئندہ کے لئے خاکسار کے لئے الفضل کے دروازے بند تو نہیں ہوئے۔

(**الفضل**: ہم ہمیشہ آپ کے مضامین کے منتظر رہیں گے۔ آپ لکھیں اور لکھتے رہیں ہمارے صفحات آپ کے رشحات قلم کو ہمیشہ قارئین کی خدمت میں پہنچاتے رہیں گے)

احباب کرام سے گذارش ہے کہ یاد رفتگاں کے مضامین کو مختصر رکھیں اور ایسے امور شامل کریں جو دوسروں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں تاکہ دنیا میں نیکی پھیلے اور وفات یافتہ جن کا ذکر مقصود ہو انہیں ثواب ملے اور ان کے درجات بلند ہوں۔

یاد رفتگاں —— مہر منیر احمد

مکرم مہر غلام محمد صاحب

خاکسار کے تایا ابّا محترم مہر غلام محمد صاحب جمعرات ۶، دسمبر ۱۹۹۰ء رات تقریباً آٹھ بجے فوت ہو گئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب مہر دین محمد صاحب کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ انڈیا ضلع گورداسپور کے قصبہ دھرم کوٹ بگہ کے رہنے والے تھے، اور وہاں سے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے اکثر پیدل قادیان تشریف لایا کرتے آپ حد درجہ مہمان نواز تھے، اور قادیان جلسہ سالانہ پر آنے جانے والے جو مہمان دھرم کوٹ بگہ سے گذرتے اُن کے لئے ہمیشہ کھانے کا انتظام کرتے اور اُن کی مہمان نوازی بڑی بشاشت اور خوشی سے کرتے، قیام پاکستان پر آپ ہجرت کر کے پہلے فیصل آباد اور پھر ۱۹۵۲ء میں بدین آگئے۔ اور پھر آخر وقت تک بدین میں ہی رہائش پذیر رہے، جماعت احمدیہ بدین کے ایک فعّال کارکن رہے۔ احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں خود دُور تک پیدل سفر کر کے چندہ وغیرہ اکٹھا کرتے اس بیت الذکر کی تعمیر دراصل آپ کی کوششوں کی ہی مرہون منّت ہے، جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا اور یہ تعمیر ہو گئی، بیت الذکر کے مسئلہ پر ایک تنازعہ پیدا ہو گیا تھا، جس کے فیصلے کے لئے ہمارے موجودہ امام (جو اُس وقت صدر خدام الاحمدیہ تھے) تشریف لائے تھے، اور حضور کی کوشش سے وہ تنازعہ حل ہوا۔ مہمان نواز نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے اور مہمانوں کی خدمت کر کے بڑی خوشی محسوس کرتے، بیت الذکر سے مہمانوں کو اصرار کر کے اپنے گھر لاتے، مرکز کے اکثر مہمان ہمارے ہی گھر ٹھہرتے، اور بفضل خدا اب تک آتے ہیں،

۱۹۸۵ء میں جب شادی کے ایک دعوت نامہ پر بسم اللہ لکھنے کے جرم میں جماعت بدین کے کچھ دوستوں کو قید کیا گیا۔ تو آپ بھی اسیران راہ مولا میں شامل تھے اور وہ چند دن جو آپ نے اسیری میں گذارے نہایت بشاشت سے گذارے، میرے والد صاحب اُس وقت فوت ہو گئے تھے جب میری عمر صرف ایک سال کی تھی، مجھے تایا جان نے اپنی اولاد کی طرح پالا، مجھے کبھی یہ احساس نہ ہوا کہ میں اُن کا حقیقی بیٹا

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۳۶ میں رانا فاروق احمد ولد چوہدری محمد ایوب صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا فاروق احمد ولد چوہدری محمد ایوب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرزاق سیکرٹری مال سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۲۔ صباح الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۷۹۳۷ میں سعیدہ اختر زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۰ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال ۸۰ چیمہ کالونی سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سعیدہ اختر زوجہ عبدالرحمن صاحب ۸۰ چیمہ کالونی سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اشرف وصیت نمبر ۲۶۲۷۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۷۰۱۱۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا محترمہ قمر اقبال بٹ صاحبہ زوجہ محمد سلیمان بٹ صاحب (بنت حافظ عبدالواحد صاحب واقف زندگی سندھ) بیمار ہیں اور جرمن ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم مشتاق احمد صاحب نصیرپور خورد ضلع سرگودھا۔ گذشتہ دنوں سے بہت علیل ہیں۔

○ مکرم مجید احمد صاحب بھٹی نصرت آباد سٹیٹ کا گردہ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم مولانا عمر خطاب صاحب ہزاروی واہ کینٹ اپنڈکس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد اسحٰق (فوجی) صاحب چونترہ ضلع راولپنڈی کے دو بیٹے معذور ہیں۔ بڑا عمر سترہ سال ٹانگوں اور بازوؤں سے معذور ہے اور چھوٹا بعمر دس سال طالب علم چھٹی کلاس ٹانگوں سے معذور ہے۔

○ مکرم سید شاہ میر احمد اشرف ابن محترم سید علی احمد انبالوی پٹھوں میں درد اور انتڑیوں کی انفیکشن سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔

○ مکرم شیخ محمد رمضان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان حال مقیم کینیڈا کا دل کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ حمیدہ دانا صاحبہ کے گھٹنے کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب واقف زندگی آج کل بہت بیمار ہیں۔

قارئین الفضل ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تلاش گمشدہ سبز رنگ کا سائیکل سپورٹس ریلی میں کبڈی فائنل کے دن گم ہو گیا ہے جس کو ملے نعیم احمد اقبال جامعہ احمدیہ کو اطلاع دیکر ممنون کریں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کے نتیجہ میں نہ ہم اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں نہ اس کی رضاء کی جنت کو پا سکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں۔ بہرحال حضرت ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ ۳۰ سالہ عبادت کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق انہیں ایک کہنے والے نے کہا تو یہی کہا کہ تم نے اگر ۳۰ سال دن رات عبادت کی ہے تو یہ ایک قابلِ تعریف فعل ہے لیکن یہ کبھی نہ سمجھنا کہ تم محض اس عبادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کر سکتے ہو بلکہ اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ذلیل اور حقیر سمجھو اور ہمیشہ ڈرتے رہو کہ کہیں تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ نہ ٹھہریں اور وہ اس کے حضور قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔ پس اگر ساری عمر نہایت اخلاص سے عبادت بجالانے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کا ایک مخلص بندہ اپنی نجات کے متعلق مطمئن نہیں ہو سکتا تو ایک دن کی عبادت سے وہ کس طرح خوش ہو سکتا ہے۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ جمعۃ الوداع کی عبادت میں لوگ زیادہ شوق سے حصہ نہ لیں کیونکہ جو شخص خدا کی عبادت کے لئے شوق سے ایک دن کے لئے بھی آتا ہے میرا کام نہیں کہ میں اس کے رستہ میں روک بنوں لیکن میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ محض اس طرح پر آپ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

نہیں ہوں، گھر میں میری حیثیت بڑے بیٹے کی ہمیشہ قائم رہی، موصوف کو اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر سے نوازا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے اور سو سال کے درمیان تھی۔ آپ نے بھرپور زندگی گذاری اور خدمت دین کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہے، آپ کی اولاد پانچ بیٹے: عبدالحق، رحمت الحق، محمد سلیم، انعام الحق، اسلام الحق اور تین بیٹیاں ہیں، ساری اولاد شادی شدہ ہے سب گھر بار والے ہیں، سب اولاد اور والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقیدِ حیات ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے، اور محترم جناب تایا جان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور مجھے بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

اور بہت سی ضروری اشیاء تک کی بھجوانا شروع کر دیں۔ جس کے نتیجے میں برطانیہ کی رائل نیوی نے کویت کی ناکہ بندی کر دی۔ جب برطانیہ اور فرانس کو اس بات کا موقعہ ملا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے کر دیں۔ تو کویت کو خاصا نقصان پہنچا۔ ایک کانفرنس میں جو ۱۹۲۲ء میں منعقد ہوئی۔ سعودی عرب اور عراق اور کویت کے حدود اربعہ کا فیصلہ کیا گیا۔ کویت کا خاصا حصہ سعودی عرب کو مل گیا۔ اور عراق کو سمندری راستے سے بھی محروم ہونا پڑا۔ اس موقعہ پر کویت نے محسوس کیا کہ اس کے ساتھ غداری کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں برطانوی کمپنیوں کو تیل کی تلاش کے حقوق دینے سے کویت نے انکار کر دیا اور یہ انکار ۱۹۳۳ء تک جاری رہا۔

بھٹی ہومیو پیتھک
رحمت بازار۔ ربوہ
کلینک ٹائم
صبح ۹ تا ۱ بجے شام ۴½ تا ۸ بجے
بروز جمعہ صبح ۹ تا ۱۱ بجے شام عصر تا مغرب

هو الشافی
اولاد — ایک فطری خواہش
بے اولاد مرد و زن کیلئے "خصوصی ہومیو جرمنی کورس"
خدا کے فضل سے مؤثر علاج
اس کے علاوہ پرانی اور پیچیدہ امراض کے لئے پاکستانی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی سیل بند ادویات مناسب اور رعائتی نرخ پر حاصل کرنے
کیلئے
عزیزیہ ہومیو پیتھک سٹور رحمان کالونی۔ ربوہ یونیورسٹی روڈ
فون: ۴۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی حکومت نے تیل کی قیمتوں میں ۱۲ فیصد کمی کرنے کا اعلان کر دیا ہے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ حکومت ٹرانسپورٹروں سے کرایہ میں کمی کرانے کی بھی کوشش کرے گی۔

○ وزیر اعظم نے رمضان المبارک کے موقع پر یوٹیلٹی سٹورز میں ضروری اشیاء کی قیمتوں میں دس فیصد کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے تاجروں پر زور دیا کہ وہ بھی اپنا منافع دو فیصد کم کر دیں۔ انہوں نے خلیج کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اتنی بڑی تباہی کے لئے تیار نہیں تھے۔ "کاش مسلمانوں کو ہوش آجائے"۔

○ پیپلز پارٹی کے باغی رکن اور نو منتخب سینیٹر مخدوم خلیق الزمان نے کہا ہے کہ اگر مجھے سینیٹ کے چیئرمین کے عہدے کی پیشکش کی گئی تو میں اپنے خاندان اور دوستوں سے مشورہ کروں گا۔ انہوں نے سینیٹ میں اپنی کامیابی پر جام صادق علی کا شکریہ ادا کیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کا بائیکاٹ جاری رہے گا اور اب پی ڈی اے کے اراکین صوبائی اسمبلیوں کا بھی بائیکاٹ کریں گے۔ حکومت میں تبدیلی کی افواہوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نہ میری جی ایچ کیو میں لائن ہے اور نہ میں نجومی ہوں اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتی۔

○ پیر صاحب پگارو نے متنبہ کیا ہے کہ اس سال جھاڑو پھرنے والی ہے۔ مارچ ختم ہونے میں ابھی وقت ہے۔ ابھی تو ۲۲ مارچ نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں گورنر راج کے نفاذ پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

○ وزیر مملکت برائے قانون نے کہا ہے کہ حکومت شریعت بل کا ایسا مسودہ تیار کرنا چاہتی ہے جس پر اہل تشیع، اقلیتوں اور دیگر سب لوگوں کو اتفاق ہو۔

○ صوبہ سرحد کی رویت ہلال کمیٹی نے اتوار کو روزہ کا اعلان کیا جب کہ باقی ملک میں سوموار ۱۸، مارچ کو پہلا روزہ ہے۔

○ ڈاکوؤں نے حبیب بنک کوئٹہ سے ۲۸، لاکھ روپے لوٹ لئے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق کی حزب مخالف نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر صدام کی حامی فوجوں نے کربلا اور نجف میں ان لوگوں پر نیپام بم پھینکے ہیں جو خوفناک لڑائی کے باعث علاقہ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ لندن سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس بمباری سے ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے ہیں جن کی لاشیں کربلا سے نجف جانے والی سڑک پر بکھری پڑی ہیں پارٹی نے اس بمباری کو ہولناک قتل عام قرار دیا ہے۔

○ عراق نے اپیل کی ہے کہ اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کی تمام قرار دادوں کی پابندی کر رہا ہے۔

○ صدر بش اور برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ عراق کو مستقل جنگ بندی تسلیم کرانے کے لئے سخت شرائط تسلیم کرنا ہوں گی۔ جن میں نگرانی کے تحت کیمیاوی ہتھیاروں کی تباہی بھی شامل ہے۔ صدر بش نے کہا کہ اس بارے میں یقین نہیں ہے کہ صدر صدام سیاسی اصلاحات کا وعدہ نبھائیں گے۔ صدر بش نے امریکی فوج کو مزید استعمال کرنے کے امکانات کو رد نہیں کیا۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی نے کہا ہے کہ صرف میری پارٹی بھارت کو مستحکم کر سکتی ہے۔ مئی میں ہونے والے عام انتخابات کی مہم شروع کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پندرہ ماہ میں دو حکومتیں بنیں لیکن ملک کو اقتصادی مسائل سے دوچار کر دیا گیا۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل کی پرانی فائلوں کی ضرورت

دفتر روزنامہ الفضل کو اپنے دفتری ریکارڈ کے لئے الفضل کی پرانی فائلوں خصوصاً ۱۹۱۳ء تا ۱۹۵۰ء کے عرصے کی فائلوں کی ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس ہوں وہ الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

مینیجر الفضل

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اوقات کار: ۳/۲ ۱ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار

ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن

ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں

گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس

سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین

پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲

5- سنی پلازہ مین بولیوارڈ

ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-

SPERMATOZOA COURSE

عورتوں کیلئے کورس 75/-

STERILITY COURSE

اٹھراء کورس 90/- ATHRA COURSE

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

معیاری اشیاء مناسب دام ـــــ یوٹیلٹی سٹورز سے سب کو آرام

سیلف سروس

یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن

آف پاکستان لمیٹڈ

وزارتِ صنعت حکومتِ پاکستان کا قائم کردہ ادارہ

جو عام آدمی کو معیاری اشیائے صرف ارزاں نرخوں پر فراہم کرتا ہے اور ملکی معیشت میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں توازن برقرار رکھنے کے لئے کوشاں ہے یوٹیلٹی سٹورز پر دستیاب ہونے والی اشیاء کی تفصیل یہ ہے:۔

آٹا، دالیں، چاول، گھی، چینی ہر قسم کے واشنگ صابن اور واشنگ پوڈر، خالص اور اعلیٰ یوٹیلٹی مصالحہ جات، سامان ہوزری، ملکی مشروبات، اچار، چٹنیاں، مربے، درآمد شدہ خشک دودھ، بسکٹ، دلیہ اور کسٹرڈ پوڈر، چائے، کافی، سامان کاسمیٹک، جراثیم کش، کارن آئیل، کوکنگ آئیل، سامان پلاسٹک، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پوڈر، غرضیکہ گھریلو استعمال کی مزید اشیاء بھی دستیاب ہیں۔

اب ہم نے ربوہ شہر کے عوامی نمائندوں اور معززین کے مسلسل اصرار اور مطالبے پر ریلوے روڈ ربوہ میں یوٹیلٹی سٹور قائم کر دیا ہے۔ ربوہ کے معززین سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

منجانب

ریجنل مینیجر یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ